REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۹ امان ۱۳۳۹ھش | ۹ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۸ مارچ بوقت ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ گو ہلکی اعصابی بے چینی ہو جاتی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

افغان حکمرانوں کو وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر کا چیلنج

"افغانستان کے پختون باشندوں کو حقِ خود ارادیت دیا جائے۔ ان کا فیصلہ پاکستان کے حق میں ہوگا"

راولپنڈی ۸ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے افغانستان کے حکمران خاندان کو چیلنج کیا ہے۔ کہ وہ اپنے ملک میں رہنے والے پختونوں سے یہ معلوم کریں کہ وہ پاکستان کے جھنڈے تلے رہنا چاہتے ہیں۔ یا افغانستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ مسٹر منظور قادر نے یقین ظاہر کیا ہے کہ افغانستانی پختونوں کا فیصلہ پاکستان کے حق میں ہوگا۔ حال ہی میں روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف اور افغان وزیر اعظم کا جو مشترکہ اعلان جاری ہوا۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے اس کا مفصل جواب دیا ہے۔ وزیر خارجہ کے بیان کا متن درج ذیل ہے:۔

مسٹر خروشچیف اور افغانستان کے حکمران خاندان کے بعض ارکان کی گفت و شنید کے خاتمے پر کابل میں جو مشترک اعلان شائع ہوا ہے۔ اور بعد میں مسٹر خروشچیف نے ماسکو پہنچ کر جو بیان دیا ہے وہ پاکستان کے لئے حیرت کا موجب نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ سوویٹ یونین ایسے ملکوں کو خواہ ان کے دعوے استحقاق پر مبنی نہ ہوں۔ غیر محدود پیمانے پر امداد دیتی ہے۔ جو اس کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور جو ملک ایسا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں ان کے خلاف سخت مخالفانہ طرز عمل اختیار کر لیتی ہے۔ تاکہ ان پر اپنا پورا دباؤ ڈال سکے۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ کابل کے حکمران خاندان کی طرف سے مسٹر خروشچیف کو کابل آنے کی دعوت محض اس لئے دی جا رہی ہے کہ روس کی طرف سے کابل کے حکمران خاندان کو پاکستان کے مقابلے میں نام نہاد سیاسی اختلافات کے سلسلہ میں جو امداد دی جا رہی ہے۔ اس کا کھلم کھلا اعلان ہو جائے۔

مسٹر منظور قادر نے کہا چونکہ مسٹر خروشچیف نے اعلانیہ طور پر اپنے آپ کو پاکستان کے مقابلے میں افغانستان کے حکمران خاندان کی قطار میں کھڑا کر دیا ہے۔ لہذا میرا خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان اس حکومت

(باقی صفحہ ۸ پر)

برما کے شہر پانڈون میں ہولناک آتشزدگی

اڑھائی ہزار مکان جل کر راکھ ہو گئے

رنگون ۸ مارچ۔ کل رات برما کے ایک شہر پانڈون میں ہولناک آتشزدگی سے ۲½ ہزار مکان جل کر راکھ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ۳۵ لاکھ روپیہ کے لگ بھگ ہے۔ آگ کی ۲۲ تباہ کاری پر ابھی تک بھی جلدی قابو نہ پایا جا سکا۔ کہ اس شہر میں بیشتر مکان لکڑی اور بانس کے بنے ہوئے تھے۔ اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ بہت سی سرکاری عمارتیں، مارکیٹ اور پٹرول پمپ بھی تباہ ہو گئے۔

پانڈون دریائے اراوادی کے ڈیلٹے پر واقع ہے۔ آگ اتنی تیز تھی کہ اس دن کوئی سٹیمر گودی تک نہیں پہنچ سکا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی تشویشناک علالت

— محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۸ مارچ۔ احباب جماعت کو الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت سے علم ہو چکا ہوگا۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ جس کے باعث آپ کو لاہور میو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ بعد کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ آپکو دل کی بیماری (Coronary Thrombosis) کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جس کی تکلیف بدستور چل رہی ہے۔ اور ابھی تک خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دردِ دل سے دعائیں فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت میاں صاحب کا وجود جماعت کیلئے بے حد بابرکت ہے۔ اور آپ پنجتن میں سے ہیں لہذا احباب جماعت کو التزام کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

درخواستِ دعا

انڈونیشیا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا وہاں کئی ہفتہ سے بیمار ہیں ڈاکٹری معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ جگر کے متورم ہونے کی وجہ سے طبیعت ناساز چلی آرہی ہے احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کامل و عاجل کیلئے دعا کی درخواست ہے

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

روزے روحانی زہروں کو دُور کرتے اور خدا تعالےٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم جولائی سنہ ۱۹۴۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ

رمضان کا مہینہ

ہے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے۔ اور یہ اشتغال اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹے تک مختلف دینی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا

زنگ دور ہو جاتا ہے

پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اس سے اس کا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کرتا ہے

دُنیا میں

مختلف قسم کے زہر

پھرتے ہیں۔ بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے اور انسان کی صحت میں خارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اپنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے۔ روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے یہ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین پسینہ آور اور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گندا کرتے رہتے ہیں۔ نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ کہ

ہمارا روحانی طبیب

یعنے خدا تعالےٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف ماء الجبن دیتے تھے اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ سال بھر کے زہر جل گئے اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے۔ اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کے لئے رکھا ہے۔۔۔

. . . .

. . . . یعنی ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی ہیں۔ اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے

دنیا میں انسان پر

ابتلا آتے ہیں

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے خدا تعالےٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلا مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے۔ مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے۔ جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق بھی خدا تعالےٰ نے

یہی اصول مقرر فرمایا ہے

بندہ جب خود ابتلاء سے آتا ہے یعنے وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالےٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بعد میں روزے رکھ لینا لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہیں کیونکہ اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے

ہلاکت کا موجب

ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا۔ جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی کہ اگر خدا تعالےٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں۔ تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالےٰ پر احسان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر یہ خیال کرے۔ کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اسے جلاب دے اور وہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے۔ کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ بہر حال معالج کا مریض پر احسان ہے اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے۔ بہر حال اللہ تعالےٰ

کا ہم پر احسان ہے۔ کیونکہ اس کے روحانی زہروں کو دور کر کے

خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اس نے اسے روحانی گندوں کے دور کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے۔ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے۔ اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اس کی ۲۰-۲۲ سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح

رمضان کے روزے

ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا۔ تو اس کی روحانیت مر جائے گی اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے۔ اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ؟ پس ہمیں

اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے

اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو زندگی ہی اندر جمع ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

الفضل کا مسیح موعودؑ نمبر

مؤرخہ ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر حسب معمول اس دفعہ بھی الفضل کا "مسیح موعودؑ نمبر" جو نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا شائع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔

جماعت کے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے قیمتی مضامین ارسال فرمائیں۔ یہ نمبر چونکہ یوم مسیح موعودؑ سے چند دن قبل اشاعت پذیر ہوگا۔ اس لئے مضامین و اشتہارات جلد از جلد بھیج جانے چاہئیں۔

(ادارہ)

رمضان کی برکات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

گزشتہ پچیس تیس سالوں میں۔ یہ عاجز قریباً ہر سال رمضان کے مہینہ میں دوستوں کی یاد دہانی کے لئے عموماً اور اپنی بیداری کے لئے خصوصاً بعض نصائح لکھتا رہا ہے۔ مگر اس سال جلسہ سالانہ کے بعد سے طبیعت کچھ ایسی خراب چلی آ رہی ہے کہ کسی لمبے مضمون کو لکھنے کی ہمت نہیں پیدا ہوتی۔ اس لئے محض ثواب کی نیت سے ذیل کے چند کلمات لکھ رہا ہوں۔ امید ہے جو دوست ان کلمات کو غور سے پڑھیں گے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے وہ انشاء اللہ رمضان کی برکات سے محروم نہیں رہیں گے۔

(۱) یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان ایک بڑا ہی مبارک مہینہ ہے۔ جو انسان کے دل میں ایک طرف محبت الٰہی کی تپش اور دوسری طرف مخلوق خدا کی ہمدردی اور شفقت پیدا کرنے کی خاص الخاص صلاحیت رکھتا ہے۔

(۲) اس مبارک مہینہ میں تمام وہ صفات اور تاثیرات بصورت اتم ہیں جو ہمارے دین اور مذہب میں عبادت کی جان ہیں یعنی نماز اور روزہ اور دعا اور ذکر الٰہی اور تلاوت کلام پاک اور صدقہ و خیرات۔ اور اس مہینہ کے آخر میں ایک مخصوص عشرہ انقطاع من الدنیا اور انقطاع الی اللہ کا مقرر کر کے اور پھر اس عشرہ میں ایک مخصوص رات کو دعاؤں اور ذکر الٰہی کے لئے کلیتہً وقف کر کے رمضان کی عبادتوں میں گویا ایک گونہ معراج کی سی کیفیت پیدا کی گئی ہے۔

(۳) پس دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کی ان ساری برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور حتی الوسع شرعی عذر (یعنی بیماری اور سفر) کے بغیر روزہ ہرگز ترک نہ کریں۔ اور شرعی عذر کی صورت میں اپنی حیثیت کے مطابق مسنون طریق پر فدیہ دیں۔

(۴) اس مہینہ میں مقررہ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا بھی خاص التزام کیا جائے۔ اور جن دوستوں کو توفیق ملے وہ نماز ضحیٰ بھی پڑھنے کی کوشش کریں۔ جو دن کے لمبے ناغہ میں ذکر الٰہی کا موقعہ پانے اور خوابیدہ روح کو بیدار کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور جس کا وقت نو ساڑھے نو بجے صبح کے قریب سمجھنا چاہیئے۔ تراویح کی نماز جو عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ وہ تہجد کی نماز کا ہی ایک ادنیٰ قسم کا بدل ہے۔ مگر کمزور اور بیمار لوگوں کے لئے یہی غنیمت ہے۔ اور جن دوستوں کو دونوں کی توفیق مل سکے۔ وہ دونوں سے فائدہ اٹھائیں۔

(۵) اس مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کے دو دور مکمل کئے جائیں ورنہ کم از کم ایک تو ضرور ہو۔ اور ہر رحمت کی آیت پر خدائی رحمت طلب کی جائے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کیا جائے۔

(۶) اس مہینہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہیئے۔ اور دعا کے وقت دل میں یہ کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کہ ہم گویا خدا کے سامنے بیٹھے ہیں۔ یعنی خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اور ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ دعاؤں میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر اور سلسلہ کے مبلغوں اور کارکنوں اور قادیان کے درویشوں اور ان کے مقاصد کی کامیابی کو مقدم کیا جائے جموعی دعاؤں میں ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار بڑی عجیب و غریب دعا ہے۔ اور نفس کی تطہیر کے لئے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین غیر معمولی تاثیر رکھتی ہے۔ اور استعانت باللہ کے لئے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث کامیاب ترین دعاؤں میں سے ہے۔ اور سورۂ فاتحہ تو دعاؤں کی سرتاج ہے۔

(۷) برکات کے حصول کے لئے کثرت کے ساتھ درود پڑھنا اول درجہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ ایک رات میں نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ میرا دل و سینہ معطر ہو گیا۔ اس رات میں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کر میرے مکان کے اندر لئے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ نور اس درود کا ثمرہ ہے جو تو نے محمد صلعم پر بھیجا ہے۔

(۸) روزہ کے دوران میں خصوصیت سے ہر قسم کی لغو حرکت اور بے ہودہ کلام اور جھوٹ اور دھوکا اور بد دیانتی اور ظلم و ستم اور ایذا رسانی اور استہزا اور گالی گلوچ سے اس طرح اجتناب کیا جائے۔ کہ گویا انسان ان باتوں کو جانتا ہی نہیں تاکہ رمضان کا یہ روحانی سبق دوسرے ایام کے لئے بھی ایک شمعِ ہدایت بن جائے۔

(۹) رمضان کی ایک خاص عبادت جو حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہے صدقہ و خیرات ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں اس طرح صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ گویا کہ آپ کا ہاتھ ایک تیز آندھی ہے۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ اور رمضان کے آخر میں صدقۃ الفطر تو بہرحال ہر غریب و امیر خورد و کلاں اور مرد و زن پر فرض ہے

(۱۰) رمضان کا آخری عشرہ اپنی برکات اور قبولیت دعا کے لئے خصوصی تاثیر رکھتا ہے۔ اس لئے اس عشرہ میں نوافل اور ذکر الٰہی اور دعا اور تلاوت قرآن مجید اور درود پر بہت زور دینا چاہیئے اور جن دوستوں کو توفیق ملے۔ اور ان کے ضروری فرائض منصبی میں حرج نہ لازم آتا ہو۔ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھ کر بھی اس کی مخصوص روحانی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ کم از کم اس عشرہ کی راتوں اور خصوصاً طاق راتوں میں خصوصیت کے ساتھ نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں پر زور دیں تاکہ اگر خدا چاہے تو وہ مبارک رات میسر آ جائے۔ جو عمر بھر کی راتوں سے زیادہ بابرکت شمار کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقدس برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ تاکہ جب رمضان گزر جائے تو خدا کے فرشتے ہمیں ایک بدلی ہوئی مخلوق پائیں اور ہمارے لئے دین و دنیا میں غیر معمولی ترقی کے رستے کھل جائیں۔

آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد

ربوہ ۵ مارچ ۱۹۶۰ء

مطابق ۷ رمضان ۱۳۷۹ھ

"اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار"

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی کی اچانک وفات کا صدمہ خواہ کتنا ہی بھاری ہے بہر صورت وہ قدرت کے اٹل قانون کے ماتحت آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا۔ کیونکہ ہر مومن یہ جانتا اور یقین رکھتا ہے کہ انسانی زندگی بہر حال محدود ہے اور ہر مومن یہ بھی جانتا ہے کہ ہمارے آسمانی آقا کو مصائب پر صبر کرنا پسند ہے لیکن جو چیز ہر آن بڑھتی جا رہی ہے اور بظاہر اسکے جلدی کم ہونے کی کوئی امید نہیں وہ یہ احساس ہے کہ مخلص اور جانثار اور دیانتدار اور خدمتِ دین کی دھن رکھنے والے "جنونی ٹائپ" کے کارکن کہاں سے آئیں گے جو اپنا سب کچھ خدا کے قدسوں میں عشق رسول کے جذبہ میں مخمور ہو کر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے "جنونی ٹائپ" کے الفاظ دانستہ لکھے ہیں مگر ان سے نعوذ باللہ بیماری والا جنون مراد نہیں جس کے نتیجہ میں عقل پر پردہ پڑتا اور انسان دوسروں کے قتل و غارت کے لئے تیار ہو جاتا ہے بلکہ اس سے وہ جنون مراد ہے۔ جس میں انسان اپنی مجبوریوں اور حد بندیوں اور طاقتوں کو گویا نظر انداز کرتے ہوئے اپنے نیک مقاصد کے حصول کی طرف **دیوانہ وار** بڑھتا چلا جاتا ہے اور کسی روک کو خیال میں نہیں لاتا۔ یہ وہی جنون ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس شعر میں ذکر کیا ہے کہ:۔

کشتیٔ اسلام بے لطفِ خدا اب غرق ہے
اے **جنوں** کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے مجنون انسان کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی طاقت کا اندازہ کر کے کوئی کام نہیں کیا کرتا۔ بلکہ جو خیال بھی اسے آجاتے۔ اس کی طرف ہر روک کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ہر حد بندی کو توڑتے ہوئے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے سامنے صرف ایک ہی خیال ہوتا ہے کہ میں نے یہ کام بہر حال کرنا ہے۔ اسے خرچ کی پروا نہیں ہوتی۔ اسے اپنی **طاقت کی** **محدودیت** کا احساس نہیں ہوتا اسے اپنے آرام و آسائش کا خیال نہیں ہوتا بلکہ صرف ایک ہی لگن اور ایک ہی **دھن** ہوتی ہے کہ **خواہ کچھ ہو** میں نے بہر حال یہ کام کرنا ہے یہ وہی "مقدس **جنون**" ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس شعر میں جو اوپر لکھا گیا ہے اشارہ کیا ہے اور یہی وہ "جنون" ہے جس کے مطابق دشمن لوگ اپنی ناسمجھی سے نبیوں اور رسولوں کو مجنون کا نام دیتے چلے آئے ہیں۔

ہمارے مرحوم بھائی چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی نے بھی اس جنون سے کافی حصہ پایا تھا۔ انہوں نے میرے پاس آکر کئی دفعہ دوستانہ رنگ میں دکھ بھرے دل کے ساتھ گلہ کیا کہ انجمن مجھے میرے کام کے لئے ضروری روپیہ نہیں دیتی اور اپنی ضابطہ پرستی کے طریق کے مطابق کام میں عملاً روکیں ڈالتی ہے۔ ورنہ دنیا صداقت کی پیاسی ہے اور سارا تشنہ مضطرب ہے۔ ان کی ان دوستانہ شکایتوں کا میرے دل پر گہرا اثر ہوتا تھا۔ مگر میں جانتا تھا کہ جہاں چوہدری صاحب اپنے **تبلیغی جنون میں مجبور** ہیں وہاں بیچاری انجمن بھی اپنے مالی حالات اور **قواعد کی چار دیواری میں مقید و محصور** ہے۔ یہ کشمکش عرصہ سے چل رہی تھی اور آخر چوہدری صاحب کی المناک وفات سے یہ

اِس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مجھے اب جماعت میں عموماً اور سلسلہ کے کارکنوں میں خصوصاً کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا۔ (والشاذ کالمعدوم) جو تبلیغ کے میدان میں **اس دھن اور اس جنون** کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو جو مرحوم چوہدری صاحب کو حاصل تھی۔ اور گو میں خلاؤں کا زیادہ قائل نہیں (کیونکہ قدرت اپنے ازلی قانون کے ماتحت ہر خلا کو پُر کرتی رہتی ہے) مگر اس وقت بظاہر ضرور اس میدان میں ایک وقتی سا **خلا** نظر آتا ہے۔ کوئی عمر کی مجبوری کی وجہ سے۔ کوئی اپنی صحت کی کمزوری کی وجہ سے کوئی شوق اور جذبہ کی کمی وجہ سے کوئی اپنے طریق کار کی خامی کی وجہ سے اور کوئی ضابطہ پرستی کی شدت کی وجہ سے اس **مجنونانہ صلاحیت** سے محروم ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

بے شک انسان اپنی مجبوریوں اور حد بندیوں سے کلی طور پر آزاد نہیں ہو سکتا مگر ان میں بالکل محصور اور قید ہو کر رہ جانا بھی ہرگز دانشمندی کا طریق نہیں اور صحیح طریق یہی ہے کہ انسان اپنی مجبوریوں کا **غلام نہ بنے**۔ بلکہ اپنے کام کے حصول اور اپنے مقصد میں کامیابی کو اصل غرض و غایت قرار دے۔ دنیا بھر کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ قواعد کام میں سہولت اور بہتری پیدا کرنے کے لئے برتے جاتے ہیں نہ کہ روکیں ڈالنے کے لئے۔

الغرض جب سے محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات ہوئی ہے۔ میرا دل ہر لحظہ اور ہر آن اس فکر و غم کا شکار ہو رہا ہے کہ چوہدری صاحب کی موت کو تو ہم بالآخر رو رو کر بھلا دیں گے مگر اس **خلا** کو کس طرح پورا کیا جائے کہ ان کے بعد تبلیغ کے میدان میں اس وقت ملک کے اندر بظاہر اس دھن اور اس لگن کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جو خدا کے فضل سے چوہدری صاحب کو گویا "**جنون**" کی حد تک حاصل تھی **ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذالك امراً**۔

پس میں جماعت کے نوجوانوں کی خدمت میں بڑے دردمند دل کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اپنے اندر اشاعت اسلام کا وہ **جذبہ** پیدا کریں جسے دنیا جنون قرار دیتی ہے مگر خدا کی نظر میں اس سے بڑھ کر **کوئی فرزانگی** نہیں۔ بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ ڈرا دینے والا شعر یاد رکھو کہ:۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ
۶ مارچ ۱۹۶۰ء

درخواستِ دعا

میری لڑکی امۃ الرشید ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) اور اس کے خاوند مرزا سلطان بیگ صاحب مع اہل و عیال تین ماہ سے زائد عرصہ ربوہ میں قیام کرنے کے بعد اب واپس مشرقی افریقہ جا رہے ہیں وہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۹ء کو وہاں سے ربوہ آئے تھے اس عرصہ میں انہوں نے میرے لڑکے عبدالوحید کے ساتھ جو مشرقی افریقہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی اس کے بعد یہ سب ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سب کے بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچنے اور وہاں ہر طرح خیر و عافیت کے ساتھ با آسائش رہنے کے لئے دعا کریں نیز میرے لڑکے عبدالوحید اور دوسری لڑکی بشریٰ بیگم اور ان کے اہل و عیال کو جو مشرقی افریقہ میں ہی ہیں۔ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار مرزا عبدالحمید کلرک بیت المال ربوہ)

نوٹ:۔ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب نے پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء (منیجر الفضل ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ہفتہ تحریکِ وصیت — ۱۳ تا ۱۸ مارچ ۱۹۶۰ء

غیر موصی اصحاب اور سیکرٹری صاحبان وصایا توجہ فرمائیں

(از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورۃ ۱۹۵۹ء کے ماتحت "ہفتہ تحریک وصیت" ۱۳ مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ مسئلہ وصیت کو ہماری جماعت میں جسقدر اہمیت حاصل ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کی اہمیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ **الوصیۃ** اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کے ان **خطبات** اور **تقاریر** سے عیاں ہے۔ جن کے اقتباسات وقتاً فوقتاً نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ **امراء صاحبان۔ صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا** جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں اور اس ہفتہ میں غیر موصی اصحاب کو تحریک کریں اور وصیت کے اغراض و مقاصد کو ان کے ذہن نشین کرائیں اور ان سے وصیتیں لکھوائیں تاکہ اشاعت اسلام اور دیگر مہمات دینیہ کیلئے زیادہ سے زیادہ سامان اور اموال جمع ہو کر خرچ ہوں اور تا اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر خطہ اور ہر ملک اور ہر علاقہ میں سربلندی حاصل ہو اور تا ادیان باطلہ کے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ **جماعت احمدیہ کا ہر فرد وصیت** کرے۔ اور کوئی ایک فرد بھی جو صاحب جائداد ہو یا خود کمانیوالا ہو۔ نظام وصیت سے باہر نہ رہے حضور کی اس خواہش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ انہیں اس غرض کے لئے کس قدر جدوجہد اور کس قدر تگ و دو کی ضرورت ہے۔ لاکھوں کی جماعت میں جو خدا تعالےٰ کے فضل سے اکنافِ عالم میں پھیل چکی ہے۔ اس وقت تک موصی اصحاب کی تعداد ساڑھے پندرہ ہزار سے کچھ ہی اوپر ہے۔ (اس تعداد میں فوت شدہ اصحاب شامل ہیں۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جن کی وصیتیں کسی نہ کسی وجہ سے منسوخ یا داخل دفتر ہو چکی ہیں) اور جہاں تک اشاعتِ اسلام کا تعلق ظاہری سامانوں کے ساتھ ہے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ تعداد اس کے لئے کافی اور تسلی بخش ہے۔ پس ضرورت ہے اس بات کی کہ عہدہ دارانِ جماعتہائے احمدیہ اپنی جدوجہد سے موصیوں کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ کریں اور ضرورت ہے اس بات کی کہ غیر موصی اصحاب آگے بڑھیں۔ اور اپنے اموال کو وصیتوں کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کے لئے پیش کریں۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ان اصحاب کی خدمت میں بھی جنہوں نے پہلے سے ہی وصیتیں کی ہوئی ہیں۔ چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں:۔

اوّل:۔ یہ کہ جن اصحاب کو اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ شروع سال (مئی ۱۹۶۰ء) سے اپنی وصیتوں کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ یعنی اگر ان کی وصیت پہلے 1/10 کی ہے تو وہ 1/10 کے بجائے 1/9 کی کردیں۔ اور اگر پہلے 1/9 کی ہے تو اب 1/8 کی کردیں۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ جو اصحاب اس طرح اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں گے۔ وہ اس بات کے پابند نہیں ہوں گے۔ کہ اضافہ کے معیار کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھیں۔ بلکہ وہ اس امر کے مجاز ہونگے کہ سال دو سال یا تین سال کے بعد جب بھی چاہیں۔ اپنے حالات کی تبدیلی کے ساتھ اپنی وصیتوں کو بھی تبدیل کر کے پہلے معیار پر لے آئیں۔

دوم:۔ یہ کہ حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے بقایوں کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء سے پہلے پہلے جس حد تک بھی صاف کر سکتے ہوں صاف اور بیباق کردیں۔ خصوصاً وہ اصحاب جنہوں نے اپنے بقایوں کو اس تاریخ تک قطعی طور پر صاف کرنے کے لئے مہلت لے رکھی ہے اور وہ اصحاب بھی اپنا محاسبہ کریں جنہوں نے ماہوار یا سہ ماہی وغیرہ اقساط کے ذریعہ اپنا بقایا ادا کرنے کی منظوری لی ہوئی ہے کہ کیا جس قدر اقساط ان پر اب تک واجب تھیں وہ ادا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو کمی کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء سے پہلے پورا کریں۔ یہ امر مومن کے شایانِ شان نہیں ہے کہ ایک وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کرے۔

سوم:۔ یہ کہ حصہ آمد کے جن موصی اصحاب نے گذشتہ سال یا اس سے ماقبل سالوں کی اپنی اصل آمد نہیں بتائی درانحالیکہ ان کو فارم اصل آمد پُر کرنے کے لئے پہنچ چکے ہوئے ہیں۔ مہربانی فرما کر وہ ان فارموں کو پُر کر کے بہت بہت جلد واپس فرمائیں۔ اسی طرح اگر دفتر کا کوئی اور مطالبہ ان کے ذمہ ہے تو اس کا جواب بھی جلد ارسال فرمائیں تاکہ ان کے حسابات کی تکمیل کر کے انکو اطلاع دی جا سکے۔

شق نمبر دوم و سوم میں دفتر کو سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا کی اعانت اور انکے تعاون کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

فدیۂ رمضان کی رقوم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

فدیۂ رمضان کی جو رقوم میرے دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی دوسری فہرست شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل چیز روزہ ہے۔ فدیہ صرف معذوری کی صورت میں مقرر کیا گیا ہے۔ وانما الاعمال بالنیات۔ فدیہ کی رقم کی تعیین فدیہ دینے والے کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے۔

نمبر	نام	رقم
۱۴	بشیر احمد صاحب۔ دفتری نظارت علیا ربوہ	۵-۰-۰
۱۵	شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی	۱۰۰-۰-۰
۱۶	مرزا برکت علی صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۰-۰-۰
۱۷	اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۲۰-۰-۰
۱۸	اہلیہ صاحبہ چوہدری فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۲۰-۰-۰
۱۹	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار افریقہ معرفت عبدالکریم صاحب ڈار سیالکوٹ	۲۵-۰-۰
۲۰	حضرت مولوی محمد دین صاحب۔ ناظر تعلیم ربوہ	۲۰-۰-۰
۲۱	بیوہ مولوی رحیم بخش صاحب تلونڈی حال ربوہ	۱۵-۰-۰
۲۲	اہلیہ صاحبہ مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری	۲۰-۰-۰
۲۳	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دارالرحمت ربوہ	۲۵-۰-۰
۲۴	اہلیہ صاحبہ حاجی عبدالکریم صاحب کراچی	۲۰-۰-۰
۲۵	صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈماسٹر ہائی سکول ربوہ	۳۰-۰-۰
۲۶	محمد مدد علی صاحب آبادی حاکم سرائے گوجرانوالہ	۲۵-۰-۰
۲۷	بیگم صاحبہ میاں حیات محمد صاحب مرحوم راولپنڈی	۲۰-۰-۰
۲۸	حکیم نور محمد صاحب گوٹھ غلام علی صاحب ضلع حیدرآباد سندھ	۲۰-۰-۰
۲۹	مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ خان شمس الحق خانصاحب کوئٹہ	۲۵-۰-۰
۳۰	چوہدری فتح محمد صاحب پریذیڈنٹ سینئر آڈیٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور	۴۵-۰-۰ (۳۰ و ۳۱)
۳۱	اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۳۲	ملک شیر بہادر خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب	۲۰-۰-۰
۳۳	شیخ فیروز دین صاحب تاجر چرم سلطانپورہ لاہور	۲۰-۰-۰
۳۴	اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃	۲۰-۰-۰
۳۵	اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز شاد باغ لاہور	۱۵-۰-۰
۳۶	امتہ الحکیم صاحبہ معرفت چوہدری حفیظ احمد صاحب وکیل سیالکوٹ	۲۵-۰-۰
۳۷	عبدالمجید صاحب ابنالوی سٹریٹ پروفیسراں خالصہ کالج لائل پور	۱۵-۰-۰
۳۸	منظور احمد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۱۵-۰-۰
۳۹	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کاٹھی کراچی	۳۵-۰-۰
۴۰	بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم۔ لائل پور	۵۰-۰-۰
۴۱	مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ۔ شاہ نواز لمیٹڈ کراچی ودختر بش	۲۰۰-۰-۰
۴۲	چوہدری محمد اختر صاحب دارالصدر غربی "ب" ربوہ	۲۰-۰-۰
۴۳	اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۲۰-۰-۰
۴۴	لیڈی ڈاکٹر زبیدہ صاحبہ ایم بی بی ایس شفا میڈیکو لاہور	۳۰-۰-۰
۴۵	سید صادق علی صاحب پنشنر دارالرحمت ربوہ	۳۰-۰-۰
۴۶	مہر نور سلطان صاحب۔ ایڈوکیٹ جھنگ صدر	۳۰-۰-۰
۴۷	ایم ضیاء اللہ صاحب ریڈیو الیکٹرک ہاؤس۔ لاہور	۱۰۰-۰-۰
۴۸	میاں گل محمد صاحب۔ سرگودھا بذریعہ میاں محمد شریف صاحب ربوہ	۱۵-۰-۰

تعمیر مساجد اور اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصین جماعت کے

قابلِ رشک نمونے

سالِ نو تحریک جدید کا افتتاح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ اب تحریک جدید کا چندہ ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہیئے چنانچہ اس کی تعمیل میں کئی بزرگوں اور نوجوانوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافے پیش کئے ہیں جن کا ذکر الفضل کی مختلف اشاعتوں میں کیا جا چکا ہے۔ آج کی قسط میں چند تازہ مثالیں عرض ہیں۔

(۱) مکرم حکیم ظفر احمد صاحب صدیقی سکندر آباد ۔/۷۷ روپیہ وعدہ تحریک جدید پر مزید ۔/۱۰۰ روپیہ اضافہ۔

(۲) مکرم صوفی محمد حسین صاحب وزیر آباد ۔/۵۰ روپے وعدہ تحریک جدید پر مزید ۔/۵۰ روپے اضافہ۔

(۳) محترمہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ بورے والا منڈی ۔/۶ روپیہ وعدہ تحریک جدید پر مزید ۔/۶ روپے مزید اضافہ۔

(۴) مکرم قریشی عبد الرشید صاحب ربوہ ۔/۷۰ روپیہ وعدہ تحریک جدید پر مزید ۔/۲ روپے اضافہ۔

(۵) مکرم عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈوالہ یار سندھ ۔/۵۰ روپے چندہ مسجد فرینکفورٹ پر ۔/۱۰۰ روپیہ مزید اضافہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

---

(۱) سپیریر سروسز ایگزیمینیشن کلاس

داخلہ سی ایس ایس ایگزیمینیشن کلاس (دوسری ٹرم ۳/۱۶ تا ۶/۱۵) ۴/۹ سے شروع۔ فیس ٹرم برائے لازمی مضامین ۔/۹۰ روپے۔ اختیاری مضامین کے لئے ۔/۱۰ روپے فی مضمون۔ لائبریری موجود۔ ہوسٹل کی رہائش کے لئے گنجائش محدود۔ امیدواران ایڈوائزر سی ایس ایس ایگزیمینیشن کلاسز یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کو مخاطب کریں (پ رٹ ۳/۴ ۳)

۲۔ اٹلی میں انجینیرس کی ٹریننگ

فری ٹریننگ عرصہ یک سال۔ فیس و کرایہ آمد و رفت۔ بورڈنگ لاجنگ و پاکٹ خرچ دوران ٹریننگ دے گا بشرائط۔ پاکستانی مسلم عمر ۲۷ تا ۳۲۔ گریجوایٹ ایکٹریکل انجینئرنگ تجربہ ۵ سال کمپنی میں بعد از ٹریننگ چار سال ملازمت لازم۔

درخواستیں بنام S.I.R.C.E (PAKISTAN) LTD G PO BOX 618 LAHORE (پ۔ ٹ ۔ ۳/۴ ۳)

۳۔ تبدیلی تاریخ امتحان

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس فرسٹ و فائینل امتحانات ۱۹۶۰ء جو ۳/۶ کو ہونے تھے۔ ۷ تا ۱۲ ۳/۴ کراچی ڈھاکہ و لاہور سینٹروں میں ہوں گے۔ (پاکستان ٹائمز ۲/۴ ۲۹)

(ناظر تعلیم)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی تعزیتی قرارداد

ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب کی اچانک وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اگلے جہان میں اعلیٰ علیین کا مقام عطا کرے۔ آمین۔ آپ جماعت احمدیہ کے بہادر فرزند تھے اور ان کی خدمت سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ یادگار رہے گی۔ ان کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ مولا کریم ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب ان دنوں میں خاص طور پر اپنے تزکیہ نفس اور ایمانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات کی توفیق پاتے ہیں اور اسی طرح صدقہ و خیرات کی طرف بھی خاص توجہ دیتے ہیں۔ صدقۃ الفطر یعنی فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خوشنودی الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور ہر مومن مرد۔ عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے اور ضروری ہے کہ اس کے والدین یا سرپرست اس کی طرف سے مقررہ شرح پر فطرانہ ادا کریں۔

فطرانہ کی شرح جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اس لئے فطرانہ کی شرح فی کس ایک روپیہ مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو تو وہ نصف شرح پر ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔

فطرانہ کی رقم کے متعلق تمام عہدہ دار بہ امر یاد رکھیں کہ اس رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے تاکہ اس رقم کو حضور اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار اصحاب میں تقسیم کر سکیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ البتہ تقسیم کے بعد اگر کچھ رقم باقی بچ جائے تو وہ چندے کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جائے چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جانی مقصود ہوتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جاوے تاکہ وہ عید سے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

عید فنڈ کے متعلق یہ وضاحتاً اعلان کیا جا چکا ہے (ملاحظہ ہو اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۵۹ء) کہ یہ خالصۃً مرکزی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ پس عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ یہ رقم پوری تمام و کمال مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام "شہادۃ القرآن" کا امتحان

تمام مجالس انصار اللہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۰ء کو "شہادۃ القرآن" کا امتحان ہوگا۔ لہٰذا تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام اس امتحان کے لئے زیادہ سے زیادہ اراکین کو تیار کریں۔ کتاب "شہادۃ القرآن" ڈیڑھ روپیہ فی کاپی کے حساب سے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ سے مل سکتی ہے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیزم ریاض احمد خان بی اے کے آخری سال کا امتحان دے رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (غلام حیدر ہیڈ ماسٹر مڈل ماڈل سکول شادن لنڈ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خاں)

(۲) میرا لڑکا رشید احمد ستوری بخار میں مبتلا ہو کر بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری شبیر حسین ستوری مری روڈ راولپنڈی)

(۳) بندہ کے بڑے بھائی جان ملک محمود احمد کا محکمانہ امتحان ۱۵ ر مارچ سے شروع ہو رہا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔

(ڈاکٹر مسعود احمد بی ایس سی (اے۔ ایچ) ڈومیلی ضلع جہلم)

(۴) میرے والد بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد دار الشفاء خانیوال)

دعائے مغفرت

برادرم محمد حسین صاحب خانپور ضلع رحیم یار خاں اچانک ۳/۲ ۲۳ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور بلندی درجات عطا کرے۔ آمین۔

(عبد اللطیف خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانپور۔ ضلع رحیم یار خاں)

(بہاول پور ڈویژن)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ایسے امیدواروں کی طرف سے جو مغربی پاکستان کے باشندہ ہوں۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے ماتحت ہنر ٹیکر گریڈ اول

کی نو عارضی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ کا سکیل ۶۰-۲-۸۰ ہے۔ اس کے علاوہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس حسب قاعدہ دیئے جائیں گے۔ ان اسامیوں میں سے ایک فیصدی ۱۷ فیصدی اور ۳۳ فیصدی اسامیاں علی الترتیب پسماندہ اقوام۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول ملحقہ ریاستوں نیز ریلوے ملازمین کے بیٹوں۔ پوتوں (بوالد اور والدہ کی طرف سے) اور ریلوے ملازمین کے زیر کفالت بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں جو امیدوار اپنی درخواستوں کے ہمراہ رشتہ داری کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے سے قاصر رہیں گے انہیں ریلوے ملازمین کا رشتہ دار تصور نہیں کیا جائے گا۔

قابلیت:- کسی مسلمہ یونیورسٹی سے سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس ہوں یا اس کے مساوی کوئی اور امتحان۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں اس کی ملحقہ ریاستوں اور ریلوے ملازمین کے بیٹوں۔ پوتوں اور ان کے زیر کفالت بھائیوں کی صورت میں تھرڈ ڈویژن کی رعایت دی جائے گی۔

عمر:- ۱۶ مئی سنہ ۱۹۶۰ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے مابین ہونی چاہیئے۔

درخواستوں کی ترسیل:- درخواستیں لازمی طور پر مقررہ فارم پر مطبوعہ ہدایات کے مطابق مکمل خانہ پری کے بعد ارسال کی جائیں۔ یہ فارم ریلوے کے ہر بڑے اسٹیشن سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں سرکاری ملازمین کی صورت میں ان کی درخواستیں ان کے محکمے کے سربراہ کی وساطت سے آنی چاہیں۔

خصوصی مراعات:- ایسے امیدواران جو (۱) پسماندہ اقوام سے تعلق رکھتے ہوں (۲) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں اور ملحقہ ریاستوں کے امیدواران (۳) علاقہ آزاد کشمیر کے مختلف باشندے۔ گلگت ایجنسی بلتستان یا ریاست جموں و کشمیر کے ایسے مہاجر جو درج بالا علاقوں میں یا پاکستان کے کسی بھی حصہ میں آباد ہوں اور (۴) مغربی پاکستان کے ڈیرہ غازی خاں کے غیر مشمولہ علاقے کے امیدواروں کے لئے درج ذیل رعایت ہوگی۔

(الف) درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے صرف چار آنے ہوگی۔

(ب) عمر کی حد میں تین سال کی رعایت دی جائے گی۔

درخواستیں اسناد کی مصدقہ نقول کے ہمراہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء تک لازماً پہنچ جانی چاہئیں۔

نامکمل درخواستوں یا مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں یا سرکاری ملازمین کی صورت میں محکمہ جات کے سربراہوں کی معرفت نہ آنے والی درخواستوں پر کسی حال میں بھی غور نہیں کیا جائے گا۔

جو امیدوار انٹرویو کے لئے منتخب کئے جائیں گے انہیں عام معلومات انگریزی اور حساب (معیار میٹرک) کا تحریری امتحان دینا ہوگا۔

جن امیدواروں کو انٹرویو اور ٹیسٹ کے لئے بلایا گیا۔ انہیں اس سلسلہ میں کوئی سفری الاؤنس یا یومیہ الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔

کے ایم ارشد (برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ - این-ڈبلیو آر لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) والدہ محترمہ صاحبہ چوہدری عبدالشکور صاحب ریڈیو الیکٹرک سنٹر صدر بازار ملتان چھاؤنی سخت بیمار ہیں اور آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو بہت جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے آمین

(ایم جمال الدین احمد جھنگ۔ صدر)

(۲) میرے والد چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی (کڑی سنلہ) عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور تین ماہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے والد جی کو صحت عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ النصیر بھٹی کڑی ضلع تھرپارکر)

فوری ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کو مقامی لائبریری کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ شرائط:- عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو تعلیم میٹرک تک۔ مگر مولوی فاضل کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ کا گریڈ ۷۰-۳-۱۰۰ ہوگا۔ خواہشمند احباب مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء کو ۲ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ لائلپور میں قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کو ملیں۔

(شیخ عبد اللطیف قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر)

افغان حکمرانوں کو وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کا چیلنج

(بقیہ صفحہ اول)

کو کسی حد تک توڑ دے جو اس نے افغانستان کے حکمران خاندان نے اس مفہوم کے پروپیگنڈے کے جواب میں لگا رکھی ہے کہ پاکستان کے باشندوں کے ایک حصے کو پاکستان سے الگ کر دینا چاہیئے تاکہ پختونستان کی نام نہاد آزاد حکومت قائم کی جا سکے

مسٹر منظور قادر نے کہا پاکستان جن علاقوں پر مشتمل ہے جب وہ علاقے انگریز کے قبضے میں تھے تو افغانستان کی طرف سے کسی وقت بھی بعض علاقوں کی علیحدگی کا مطالبہ نہیں کیا گیا یہ مطالبہ پہلی دفعہ اس وقت کیا گیا جب تیرہ سال پیشتر پاکستان قائم ہو رہا تھا۔ اس مدت میں حکومت افغانستان کے پروپیگنڈے کے محکمے کابل ریڈیو اور کابلی اخبارات نے مسلسل طور پر پاکستان میں بسنے والے بعض لوگوں کو پاکستان کے باقی ماندہ لوگوں کے خلاف اکسانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جب بھی افغانستان کے حکمرانوں سے پوچھا گیا کہ آپ کا اس میں کوئی ذاتی مفاد بھی ہے۔ ان کی طرف سے ہمیشہ جواب دیا گیا کہ "افغانستان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ پاکستان کے کسی علاقے کو افغانستان میں شامل کرے"۔

مسٹر منظور قادر نے کہا میں نے پچھلے سال کے شروع میں ایک ایسے شخص سے جسے افغانستان کی طرف سے بولنے کا حق حاصل ہے۔ پوچھا مہربانی کر کے مجھے بتایئے تو سہی کہ افغانستان کے حکمران طبقے نے اپنے آپ کو کون سے لوگوں کی بہبود کا محافظ قرار دے رکھا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا "جو لوگ پشتو بولتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں آباد ہیں" میں نے کہا آپ کی مراد ایسے لوگوں سے ہو گی۔ جیسے پاکستان کے صدر؟ اس نے جواب دیا نہیں "جو لوگ پشتو بولتے ہیں۔ اور اٹک کے اس پار رہتے ہیں۔ میں نے کہا جیسے جنرل اعظم خاں وزیر بحالیات مسٹر ایف ایم خاں وزیر مواصلات اور جنرل محمد موسےٰ کمانڈر انچیف؟ اس شخص نے کہا میں تو مذاق کر رہا تھا۔ میں نے اسے یقین دلایا کہ میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ حقیقت تھی۔

وزیر خارجہ پاکستان نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا اس سال جنوری کے وسط میں جب سردار نعیم وزیر خارجہ افغانستان میری دعوت پر راولپنڈی آئے۔ پھر اسی طرح کے سوالات و جوابات ہوئے چونکہ سردار نعیم نے التماس کر رکھی تھی کہ بات چیت صیغہ راز میں رکھی جائے۔ لہذا میں نے ان کا احترام کرتے ہوئے گفت و شنید کے کسی حصے کا بھی اظہار نہیں کیا تھا۔ اب چونکہ خود سردار نعیم نے اس بات چیت کو ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔ لہذا میرا خیال ہے کہ ہر شخص کو صحیح صورت حال کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ مسٹر منظور قادر نے کہا سردار نعیم نے راولپنڈی میں کئی دفعہ کہا۔ پختونستان کے بارے میں افغانستان کی دلچسپی بالکل بے غرضانہ ہے اور ہم صرف یہ اطمینان حاصل کرنے کے متمنی ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے پختون جن سے ہمارے نسلی اور ثقافتی تعلقات ہیں پاکستان میں خوش و خرم زندگی بسر کریں"۔

درخواست دعا

عزیزم بشیر احمد حیات صاحب مع اہل و عیال رخصت گذار کر ۵ مارچ کو ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں سے وہ سب ۱۱ مارچ کو نیروبی کے لئے روانہ ہوں گے۔ عزیزہ صفیہ بیگم کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز ان کی بخیریت مراجعت اور عزیزہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ (قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

اعلان

میں نے آٹھ سو روپیہ نقد اور ایک مکان الاٹ شدہ پختہ واقعہ چک نمبر ۹۶ سری شنکر ضلع لائلپور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی تھی۔ اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بعد ادائیگی حصہ وصیت مذکورہ مکان اپنی لڑکی نیاز بی بی کو دیتا ہوں۔ بقیہ اولاد کو میں ان کے حقوق دے چکا ہوں۔ میری یہ وصیت جو اخبار الفضل مجریہ ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکی ہے جہاں تک اس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے ساتھ ہے وہ قائم ہے۔ لیکن اس وصیت کی رو سے جو حق میں نے اپنی لڑکی نیاز بی بی کو دیا تھا اسے اس اعلان کے ذریعہ منسوخ کرتا ہوں بعد ادائیگی وصیت میری بقیہ جائیداد کی مالک میری دو لڑکیاں راج بی بی اہلیہ احمد علی صاحب و نعمت بی بی اہلیہ محمد علی صاحب ساکنہ ربوہ ہوں گی۔

خاکسار

امام الدین ولد کاکے خان

چک نمبر ۹۶ سری شنکر ضلع لائل پور

۶-۳-۶۰